Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | اتوار۔ ۲۱۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۱۳۔ احسان ۱۳۷۲ہش، ۱۳۔ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۲

غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کی تحریک

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جماعت احمدیہ کو میں بالعموم یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے ہاں غریب بچیوں کی شادی کروانے کو رواج دیں۔ یہ کوئی ایسا نظام نہیں ہے جس کے لئے چندے کی کوئی تحریک کر رہا ہوں۔ میں صرف متوجہ کر رہا ہوں کہ ہمارے معاشرہ میں بہت سے ایسے غریب ہیں جن کی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے شادی کے کوئی سامان نہیں ہوتے اور ماں باپ اس غم میں گھلتے ہیں اور کٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور دینی غیرت کا تقاضا ہے یا اپنی عزت نفس کا تقاضا ہے۔ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلا سکتے (امام جماعت) سے چونکہ بے تکلفی ہوتی ہے اس لئے ان میں سے بعض لکھ دیتے ہیں۔ بہت سے نہیں بھی لکھتے ہوں گے مگر بہت سے ایسے ہیں جو بیچارے بغیر سامان کے بیٹھے ہیں اور ان کو دو سادہ جوڑے دیکر بھی بچی رخصت کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ اس لئے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ جماعت کے صرف متمول دوست ہی نہیں بلکہ درمیانی حیثیت کے دوست بھی اگر یہ نیت باندھ لیں کہ ہم اپنی بچیوں کی شادی پر جو خرچ کرتے ہیں یا اس کا دسواں حصہ یا پانچواں حصہ کسی غریب کی بچی پر خرچ کریں گے تو وہ روپیہ جماعت کو نہ دیں بلکہ اگر وہ تلاش کرنا چاہیں تو جماعت کے نظام کو مطلع کر دیں کہ ہماری نیت ہے کہ اس سال ایک شادی کروائیں گے دو کروائیں گے، تین کروائیں گے اور ہماری توفیق کے مطابق اندازاً اتنا خرچ ہوگا۔ تو آپ کے علم میں اگر ایسے غرباء ہوں تو بصیغۂ راز ہمیں مطلع کر دیں۔ اس میں راز رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ اس نظام کو امراء اور صدران اپنے ہاتھ میں رکھیں اور پھیلائیں نہیں۔ پھر ان کے علم میں جو بھی خاندان ہو ان کا ذکر مخفی طور پر خواہش مند دوستوں کے سامنے کر دیا جائے یا لکھ کر بھجوا دیا جائے اور باقی پھر ان کو آپس میں ایک دوسرے سے تعلق استوار کرنے کا موقع دیا جائے۔ جو لوگ بالکل مخفی ہاتھ سے یہ کام کرنا چاہیں وہ انکو رقم بھجوا سکتے ہیں اور ان کے سامنے نہ آنا چاہیں تو نہ آئیں اور وہ لوگ جو دکھاوے کی خاطر نہیں بلکہ اس نیکی کا لطف

باقی صـ۷ پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو گدا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو نر گدا، دوسرے خر گدا۔ نر گدا کا تو قاعدہ ہوتا ہے کہ ایک آواز کی اور اگلے دروازے پر چل دیئے۔ کسی نے کچھ دے دیا تو ٹھیک ورنہ خیر بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ پیچھے سے آ آ کر بھی خیرات دیتے ہیں ان کا کام صدا کرنا اور آگے بڑھنا ہوتا ہے مگر برخلاف ان کے خر گدا دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے۔ خدا سے بھی وہی پاتے ہیں جو خر گدا بن کر خدا ہی کے دروازے کے ہو رہتے ہیں۔ اور پکے ہو کر استقلال سے خدا تعالیٰ کے حضور سے مانگتے ہیں۔ غیر مستقل اور جلد باز جو جلد ہی ناامید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۸۷-۶۸۸)

اللہ تعالیٰ کو اپنا بناؤ

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

"میں اپنے یقین اور تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپنا بناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے کہ اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو اور وہ عظیم الشان ہو اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا ... جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا!!! پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے۔ اور وہ کھانے پینے، دوا و علاج اور تیمار دار غرض بہت ہی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے ... متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اسے وہم و گمان ہی نہیں ہوتا۔ پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے۔ متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے ... ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے اگرچہ ہمارے دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے مگر میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے... پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے.... پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ رزق کے لئے تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ اکرو۔ سکھ کی ضرورت ہے تقویٰ اکرو۔ محبت چاہتے ہو تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تقویٰ اکرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ اکرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس کے ذریعہ ملتے ہیں۔

میں نے اس بیماری میں بڑے بڑے تجربے کئے ہیں اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں۔ اللہ کے ہو جاؤ۔ اللہ کے سوا کوئی کسی کا نہیں۔"

(از خطبہ جمعہ ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳- احسان ۱۳۷۲ ہش ۱۳- جون ۱۹۹۳ء

سفر۔ حضر کا ساتھی

سوائے اس کے کہ انسان اپنی زندگی سے بیزار ہو۔ انتہائی افسردہ ہو۔ دل شکستہ ہو۔ وہ اکیلا رہنا ہی نہیں چاہتا۔ اس کی فطرت اس سے تقاضا کرتی ہے کہ کسی کے پاس جائے کسی کو اپنے پاس بلائے۔ دوستوں میں بیٹھے۔ رشتوں کو محکم طور پر استوار کرے۔ غرضیکہ جس طرح بھی ہو وہ اکیلا نہ رہے۔ سفر میں ہو یا حضر میں اسے ساتھی کی ضرورت ہے اور ساتھی بھی ایسا جو اس کی خوش وقتی کا باعث ہو۔ اس کے کام آسکے۔ اس سے باتیں کرے۔

ہم میں سے ہر شخص ساتھی کو تلاش کرتا ہے۔ مجلسیں اور کلبیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ لوگ ایک دوسرے سے ملیں۔ اور زندگی کو خوشگوار بنائیں۔ انسان اکیلا بیٹھا ہو تو افسردہ سے افسردہ تر ہو جاتا ہے۔ اکیلے پن کو تو ویسے بھی سزا کے طور پہ استعمال کیا جاتا ہے۔ قید تنہائی کی اذیت کو صرف وہی لوگ جانتے ہیں جنہیں کبھی اس سے واسطہ پڑا ہو۔ اور جب قید تنہائی سے انسان باہر نکلتا ہے تو اسے دنیا کا لطف آنے لگتا ہے۔ وہ ہنسنے والوں کے ساتھ ہنستا ہے اور رونے والوں کے ساتھ روتا ہے۔ وہ گھومتا پھرتا ہے۔ دوستوں سے علیک سلیک کرتا ہے۔

یہ سب کچھ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ساتھی ـ مفید ساتھی ـ کی ضرورت ہے اور وہ حقیقی طور پر خوش ہی اس صورت میں رہ سکتا ہے کہ اسے اچھا ساتھی مل جائے۔ شریک حیات ہی پر غور کیجیے۔ اچھا ہو تو زندگی کتنی اچھی گذرتی ہے۔ اور برا ہو تو کیسے عذاب بن جاتی ہے۔ ہم لوگوں کو دوست بناتے ہیں۔ انہیں اپناتے ہیں۔ اور بعض اوقات حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان سے کنارہ کرنا پڑتا ہے۔

ایک ساتھی ایسا ہے جو کبھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔ جو سفر میں بھی ساتھ رہتا ہے۔ اور حضر میں بھی۔ جو ہمارا سہارا بھی ہے۔ اور ہماری تسکین کا باعث بھی۔ ہم اس سے باتیں بھی کر سکتے ہیں۔ اور وہ ہم سے باتیں کرتا ہے تو اچھی اچھی باتیں ہی کرتا ہے۔ ہمارا ہمدرد ہے۔ ہمارا کارساز ہے۔ ہماری افسردگی کا مداوا ہے۔ اور ہماری بے بسی کے اوقات میں ہمارا مددگار۔

یہ ساتھی خدا ہے۔ لیکن اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اس کو کس طرح اپنائیں۔ اسے کس طرح اپنا بنائیں۔ پس اس بات پہ غور کرنا ہی زندگی کی کامیابی کی کلید ہے۔

انسان کے کردار میں آجائے اگر جھول
کھیلے کی طرف جانے پہ ہو جاتا ہے مجبور
عہدہ ہے ضمانت نہ کسی شخص کا پیشہ
منصف ہو کہ فوجی ہو کہ ہو ادنیٰ سا مزدور

ـــــ ابوالاقبال

پتے کی بات

سُن اے عزیز مرے، مجھ سے اِک پتے کی بات
نہیں حیات سے بڑھ کر کوئی متاعِ حیات

بتا رہی ہیں تجھے تیری نبض کی ضربات
پلٹ کے آنہ سکیں گے یہ عمر کے لمحات

گزار لمحہ بھی اپنا نہ تُو کبھی بے کار
کہ جانے کب تجھے آگھیریں موت کے سکرات

ہے تیرے نام یہ پیغامِ سُورۂ وَالعَصر
اُلٹ کے دیکھ تارہ اپنی زیست کے صفحات

کبھی غموں کے تھپیڑے کبھی خوشی پہ خوشی
وہ کون ہے کہ رہے جس کے ایک سے حالات

کہیں پہ نغمۂ شادی کہیں پہ نوحۂ مرگ
اسی تضاد میں مضمر ہے زندگی کا ثبات

سُنو! خدا کی ہر اِک شئے پہ ہے فنا لازم
نہیں کسی کے لئے بھی یہاں دوامِ حیات

تُو اپنا رزق کما اپنے زورِ بازو سے
کسی کے آگے نہ پھیلے کبھی بھی تیرا ہات

ہے نچلے ہاتھ سے اوپر کا ہاتھ ہی بہتر
خدا کرے رہے اُوپر ترا یدِ خیرات

ہے تیرے درد کا درماں فقط دعا صدیقؔ
اگرچہ قابلِ افسوس ہیں ترے حالات

محمد صدیق امرتسری

بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

حضرت بانیٔ سلسلہ نے خدا سے جس طرح والہانہ محبت کا اظہار فرمایا اور عشق الٰہی کا جو عمدہ نمونہ دکھایا اس کو آپ ہی کی زبان میں سنتے ہوئے بھی ہر صاحب فراست اور ہر صاحب دل آدمی اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ سچے عشق و محبت کے سوا یہ کلام جاری نہیں ہو سکتا یعنی یہ ایسا کلام ہے جو آگے سچا عشق پیدا کرتا ہے۔ یہ دل سے نکلتا ہے اور دل میں اثر کرتا ہے دل کی گہرائی میں ڈوب جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کا مختلف رنگ میں ذکر کیا۔ کبھی اس کی رحمت اور بخشش کا ذکر فرمایا ہے اور کبھی دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے قرب کے طریق سکھائے ہیں۔ غرضیکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے جو عشق و محبت کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ زندگی کے ہر پہلو پر غالب ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب صافی کے آئینہ میں خدا دکھائی نہ دے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت صحیح بخاری کتاب التوحید میں ہے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے ہمیں یہ بات بتائی ضمناً میں یہ بتا دوں جب یہ کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بتائی اور واضح فرما دیا کہ مجھے خدا نے یہ بات بتائی ہے تو چونکہ روایت خدا تک جا پہنچتی ہے اس لئے ایسی حدیث کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اس پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے نا سمجھی سے گناہ تو کیا لیکن اس کے علم میں ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور چاہے تو گرفت بھی فرماتا ہے۔ پھر میرا بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرنے لگ جاتا ہے پھر نادم ہو کر کہتا ہے اے میرے رب فرمایا ہے کبھی آپ نے اس کے جلال کا ذکر فرمایا ہے اور کبھی اس کے جمال میرا گناہ بخش دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے وہ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی فرماتا ہے۔ پھر بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرتا ہے لیکن نادم ہو کر دعا مانگتا ہے کہ اے میرے رب میرا گناہ بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ ہے جو جانتا ہے کہ میرا ایک ربّ ہے اور وہ گناہ بخشتا ہے میرا بندہ کمزور ہے وہ اپنے پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ غلطی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو میں اس کے گناہ بخش دوں گا۔

دیکھیں اس مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی سادہ زبان میں بیان فرمایا ہے۔ بندے کا گناہ کرنے کے بعد اللہ سے بخشش مانگنے کا جو تعلق قائم ہوتا ہے اسے کیسے پیارے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ بار بار دیکھنے کے باوجود کہ ایک انسان گنہگار ہے پھر بھی خدا تعالیٰ کی بخشش کا اس رنگ میں ذکر ہے کہ جوں جوں آپ یہ بات سنتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لیکن گناہ کی محبت نہیں بڑھتی۔ یہ وہ انداز ہے جو عارف باللہ کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بھی بخشش کا مضمون بیان فرمایا ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے دل تو نرم ہو جاتا ہے۔ بخشش کی امید پیدا ہوتی ہے۔ لیکن گناہوں کی محبت دل میں پیدا نہیں ہوتی ورنہ اگر بخشش کا مضمون ساتھ ہی گناہوں کی محبت بھی پیدا کر دے یا ان پر دلیری پیدا کر دے تو پھر وہ بخشش کا مضمون نہیں رہتا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر بخشش کا جو مضمون بیان فرمایا ہے اس میں اس توازن کو قائم فرمایا ہے اور ایسے حیرت انگیز طریق پر توازن قائم فرمایا کہ خدا کی بخشش سامنے دکھائی دینے لگتی ہے لیکن ساتھ ہی اس کی پکڑ کا خوف بھی دل پر طاری ہو جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی کی ایک اور روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہ وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے) کہاں سے آئے ہو۔ وہ جواب دیتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔ جو تیری تسبیح کر رہے تھے۔ تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ تیری عبادت میں مصروف تھے۔ تیری حمد و ثنا میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے ربّ انہوں نے تو تیری جنت دیکھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت دیکھ لیں۔ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے۔ فرشتے جواباً عرض کرتے ہیں انہوں نے تو دیکھی نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان کا کیا حال ہو گا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو اس سے پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ مانگی اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا۔ جو وہاں سے گذرا تو ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماشبین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا (مسلم باب فضل مجلس ذکر)

یہ کیسا حسین توازن ہے ان دو چیزوں کے درمیان اور آپ نے اسے کیسے پیار سے بیان فرمایا ہے جس طرح کوئی آدمی بچے کو لوریاں دے رہا ہوتا ہے اس طرح حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کا ذکر فرماتے ہیں۔

چوہدری مسعود احمد ایڈووکیٹ

ایک چھوٹی سی بات

پیارے اخبار الفضل میں "چھوٹی سی بات" کے عنوان سے کوئی نہ کوئی نصیحت آموز بات چھپتی ہے تو دل چاہا کہ خاکسار بھی کوئی روزمرہ زندگی کا تجزیہ بیان کرے۔

ایک دن خاکسار کا گزر معمولی آبادی پر مشتمل ایک ایسے قصبہ میں سے ہوا۔ جہاں گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اور پرائمری سکول بوائز و گرلز بھی موجود ہیں اور ان میں زیر تعلیم تمام بچوں اور بچیوں کا گزر روزانہ ایک ایسی سڑک پر سے ہوتا ہے جہاں لب سڑک ۱۵ ار دوکانوں پر مشتمل ایک ایسی مارکیٹ جو کہ نئی بنی ہے اور المیہ یہ ہے کہ اس مارکیٹ میں کھلنے والی سب سے پہلی دوکان پر انڈین فلموں آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں پر مبنی ملکی اور غیر ملکی فلموں والی کیسٹس فروخت ہوتی ہیں۔ اور ایسی فلموں کی تصاویر جو کہ بغرض اشتہار بازی در و دیوار پر لگائی ہوئی ہیں۔ جو کہ مخرب الاخلاق بھی ہیں۔ مقام غور ہے کہ وہ مقام جہاں سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں سکولوں کے بچے اور بچیاں گزرتے ہیں۔ وہاں بجائے اچھی تربیت اور اخلاق پر مبنی درس و تدریس کی کتب والی دوکانیں کھلتیں مگر وہاں بچوں کے اخلاق اور نفس بگاڑنے والی کیسٹس فروخت ہوتی ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل
۱۸۔ مئی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۸ رمئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں رشید خالد کہتے ہیں:

ایک خبر جو شائع ہوئی تھی جس میں کچھ نکات میرے دوست قیصر مشتاق نے اٹھائے تھے ـــ فرنٹیئر پوسٹ ۱۱ رمئی کے متعلق میں کچھ صفائی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک خبر کی سرخی کا تعلق ہے میں بھی انہی کی طرح حیران رہ گیا تھا۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ جس شخص نے وہ خبر تیار کی تھی اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اخبار کو چاہیئے کہ وہ غیر مناسب سرخیوں سے یقینی طور پر گریز کریں۔ وہ خاتون جسے سلام پرائز کیمسٹری میں ملا اور جن کا نام شامل نہ کیا جا سکا ان کے نام کے شامل نہ کئے جانے کی وجہ ـــ تھی۔ ورنہ میں نے تو ساری خبر تمام تفاصیل کے ساتھ بھیجی تھی بلکہ اس کے ساتھ ڈاکٹر محمد افضل ڈین ـــ سائنسز جنہوں نے انعامات تقسیم کئے تھے۔ ان کا تبصرہ بھی شامل تھا اور انعام حاصل کرنے والے تینوں اشخاص کے نام بھی۔

میں جانتا ہوں کہ میرے دوست اس بات سے واقف ہیں کہ بعض اوقات اخبار کے صفحات کی ترتیب دینے میں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ کچھ فقرات یا پیراگراف کاٹنے پڑتے ہیں تاکہ صفحہ ٹھیک طور سے بنایا جا سکے اور اگر خبر شائع کرنے کی تاریخ مقرر ہو تو توازن ـــ کا بعض اوقات امکان نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کی وضاحت اگلے ہی روز شائع کر دی گئی تھی۔ اس لئے یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اس معاملے کو دوبارہ اٹھایا جائے۔

ایسی تقاریب میں جہاں متعدد لوگ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں جہاں تک وقت اور جگہ کا تعلق ہے ان کی قلت اخبار کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ساری تفاصیل شائع کی جائیں جب یہ فیچر لکھا جاتا ہے یا ایک خبر پیش کی جاتی ہے تو یہ بات ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ اس فیچر یا خبر سے قارئین کی کس حد تک دلچسپی ہے۔ اور اسی طرح اخبار کی پالیسی کیا ہے اور تقریر کرنے والوں کی ذاتی اہمیت کیا ہے۔ ضروری نہیں کہ تمام تقاریر کرنے والے ایسے نکات پیش کریں جن کا محدود ـــ پیش کیا جانا ضروری ہو۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض کم اہم مقررین کی باتیں زیادہ دلچسپ ہوتی ہیں اور زیادہ اہم حتیٰ کہ وفاقی وزیروں سے بھی زیادہ دلچسپ اور زیادہ اہم۔ اور اسی لئے انہی کی باتیں اخبار میں زیادہ بہتر طریق پر شائع کی جاتی ہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ـــ بخاری نے بہت اہم نکات پیش کئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر حکومت پاکستان نے ڈاکٹر سلام کی پیشکش قبول کر لی ہوتی تو وہ باوقار عالمی مرکز تھیوریٹیکل فزکس کے لئے پاکستان میں قائم کیا جاتا۔ ڈاکٹر مشتاق خود ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں سلام پرائز گذشتہ ایام میں مل چکا ہے۔ اس لئے وہ ہم سے اتفاق کریں گے کہ اس بات کا ذکر کرنا ضروری تھا۔ ڈاکٹر ـــ کے اس نکتہ کے ساتھ بھی یہی بات ہوئی جو انہوں نے لائبریریوں کی گرانٹ کم کی جانے کے سلسلے میں کی تھی جہاں تک خط میں تحریر کی گئی آخری بات کا تعلق ہے میں نے اپنے فیچر میں لکھا تھا کہ سلام پرائز نوجوان سائنسدانوں کو ان کی ریسرچ اور ٹیکنیکی مضامین کے سلسلے میں دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ چھپا اس طرح ہے ٹیکنیکی مضامین کی ریسرچ۔

میں صرف طباعت کو اس بات کا ذمہ دار قرار دے سکتا ہوں جہاں تک ٹیکنیکی مضامین کی ریسرچ کی ترکیب کا تعلق ہے یہ خود اپنے منہ سے بول رہی ہے کہ ٹائپنگ کی غلطی ہے اور بدقسمتی سے اخبارات میں اکثر ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔

اگر یہ بات ایک سائنسدان نے محسوس نہ کی تو ضرور کمپیوٹر جس میں ڈکشنری فیڈ کی ہوتی ہے اس کو محسوس کہہ سکتا تھا۔

اور آخری بات جو اہمیت کے لحاظ سے کسی بات سے کم نہیں یہ ہے کہ خط لکھنے والے کو چاہیئے کہ اس حقیقت کو سراہے کہ صرف دی نیوز ایک ایسا اخبار ہے جس نے سلام پرائز کی تقریب کی خبر شائع کی۔

Salam Prize Award

From Rasheed Khalid

This is to clarify the position regarding a news item about which some points were raised in a letter by my friend Qaiser Mushtaq in News Post of May 11.

As for the headline of the story, I was equally surprised. Anyway it has nothing to do with the compiler of the story. A newspaper admittedly should try to avoid inappropriate headlines.

The omission of the name of the lady co-recipient of the Salam Prize in Chemistry occurred because of editing, otherwise I did file the story with all the details including the comments of Dr. Mohammad Afzal, the Dean of the Faculty of Natural Sciences who gave away the prizes, and the three recipients of the prize.

I understand that my friend knows the layout problems which sometimes force a page-incharge to cut a few sentences or paragraphs to adjust a story in the available space.

The deadline sometimes may not allow balanced editing. As a clarification was duly published the next day, it seems unfair to re-open a settled issue.

In functions where different speakers participate, the pressures of time and space do not permit a newspaper to carry all the details. While writing a feature or filing a story, one has to keep in mind the interests of readership, the policy of the newspaper and importance of the remarks uttered by different speakers.

All the speakers may not come out with points worth mentioning in the available space. Many times, the comments of less important speakers may be more interesting and important than those of even federal ministers. The same gets display accordingly.

Obviously, Dr Ashfaq Bokhari highlighted very pertinent issues. He remarked that had the Government of Pakistan accepted the offer of Dr. Salam, the prestigious International Centre for Theoretical Physics would have been set up in Pakistan. Dr. Mushtaq, being himself a recipient of the Salam Prize in the past, would agree that it was a point worth mentioning. The same was the case with Dr. Ashfaq's point against cuts imposed on libraries, wasn't it?

As regards the last point in the letter, I had written in the feature that the Salam Prize is awarded to young scientists for their "research or technical essays ..." But it appeared as "research of technical essays..."

I can only blame the printer's devil. The expression "research of technical essays" itself speaks that it is a typographic mistake unfortunately not uncommon in our newspapers.

If this point was not realised by a scientist, how can the poor computer, fed with a dictionary only, realise?

And last but not least, the author of the letter should appreciate the fact that The News was the only newspaper which made it a point to carry the story of the Salam Prize award ceremony.

Islamabad

The News International,
Tuesday, May 18, 1993

ہفت روزہ زندگی

ہفت روزہ زندگی لاہور میں شائع شدہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان کی یادداشتوں میں سے ایک حصہ اخبار مذکور کے شکریہ کے ساتھ۔

بھٹو کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک اور اس تحریک کے دوران اسلام کیساتھ عوام کی گہری جذباتی وابستگی اور عقیدت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضیاء الحق نے عوام کو متاثر کرنے کے لئے اسلام کا بھرپور استعمال کیا۔ اسلام کے ساتھ اپنی محبت اور لگن کا موقعہ بے موقعہ اظہار کیا انہوں نے ریڈیو اور ٹی وی پر مذہبی پروگراموں کی تعداد بڑھا کر زکوٰۃ وعشر کا اعلان کر کے بنکوں میں نفع نقصان کے کھاتے کھول کر اسلام سے عقیدت کا اظہار کیا مذہبی رسومات پر زیادہ زور دیتے ہوئے انہوں نے رمضان کا احترام نہ کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں تجویز کیں۔

ان اقدامات نے ضیاء الحق کی غیر اسلامی قومی حکومت پر جو دراصل اسلام کی عین ضد ہے اسلامی پردہ ڈال دیا۔ کوئی حکومت جو اپنے کردار کے اعتبار سے ظالم ہو اور لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق چھین لے۔ کیا اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق اور واسطہ ہو سکتا ہے۔ کوئی معاشرہ جسکی بنیاد انسانی استحصال پر ہو جس میں امیر کو امیر تر اور غریب کو مزید غربت کے گڑھے میں دھکیلا جا رہا ہو اسلامی معاشرہ کہلا سکتا ہے ایک ایسا نظام جس میں حکمران عوام کی سخت محنت سے کمائی ہوئی دولت بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور عوام ان کے منتخب نمائندوں کو حکمرانوں کے ان اعمال کا محاسبہ کرنے کی اجازت تک نہ ہو۔ اس عظیم مذہب کی تعلیمات کے مطابق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ایک ایسا ملک جہاں عوام کی اکثریت انتہائی غربت کی زندگی بسر کرتی ہو۔ جہاں ۸۵ فی صد عوام کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہ ہو (وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی روزنامہ مسلم ۲۶ رمئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۸) اور حکمران بڑی شاہانہ زندگی بسر کر رہے ہوں کیا یہ اسلامی مساوات کے نظریے سے سراسر منافی عمل نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ____ نون سین

مشرقِ وسطیٰ ۔ قیامِ امن

شام کے حکام نے بتایا ہے کہ امریکہ اور روس نے تجویز پیش کی ہے کہ عرب اسرائیل قیام امن کا دسواں سیشن ۱۵۔ جون کو واشنگٹن میں شروع کیا جائے گا۔ اب تک جتنے سیشن ہو چکے ہیں ان میں سے اکثر اسی گومگو کی کیفیت میں شروع کئے جاتے رہے ہیں کہ کبھی ایک پارٹی شامل ہونے سے انکار پر اصرار کرتی ہے اور کبھی دوسری پارٹی۔ اور شرائط ایسی پیش کی جاتی ہیں جو مدِ مقابل پارٹی کو عام طور پر منظور نہیں ہوتیں۔ لیکن جب سیشن کا وقت آتا ہے تو کسی نہ کسی طرح افہام و تفہیم ہو جاتی ہے اور گفت و شنید شروع ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اس کا پہلا دور میڈرڈ سپین میں اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ہوا تھا۔ گذشتہ سیشن کے بعد دونوں پارٹیوں نے کہا تھا کہ پیش رفت نہیں ہو رہی لیکن اس بات کا امکان موجود ہے کہ گفت و شنید جاری رہے۔ عمان میں عربوں کے نمائندے گفت و شنید کے ذریعے ان نتائج پر پہنچے جن کے پیش نظر وہ دسویں سیشن میں حصہ لیں گے اس دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی کشمکش کے یہ سیشن بہتر طریق پر شروع ہو سکے گا۔ اس دوران اردن شام اور لبنان کے وزرائے خارجہ اور فاروق قدومی جن کا تعلق تنظیم آزادی فلسطین سے ہے نے ایک پورا دن اس سلسلے میں گفت و شنید میں گذارا کہ اس سیشن میں کیا کچھ پیش کر کے کیا نتائج حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بتایا گیا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم عامر موسیٰ بھی اس گفت و شنید میں شریک ہوں گے۔ مصر واحد عرب ملک ہے جس کے اسرائیل کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور جس کا اسرائیل کے ساتھ قیام امن کا معاہدہ ہو چکا ہے۔

عراق کا معائنہ

ایسے لگتا ہے کہ اقوام متحدہ کے ماہرین اسلحہ ایک لمبے عرصے تک عراق کا پیچھا چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ جنگ خلیج کے بعد سے اب تک ان ماہرین کے کئی گروہوں نے عراق کا معائنہ کیا ہے۔ اور خاص مقدار میں اسلحہ تباہ کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کام جاری ہے۔ اور اب حال ہی میں ایک پندرہ رکنی وفد عراق اس غرض کے لئے آیا ہے کہ عراقیوں کی اس اہلیت کا اندازہ کریں جس کا تعلق بلاسٹک میزائلز کی تیاری سے ہے۔ اس وفد کے اراکین امریکہ، فرانس، برطانیہ، جرمنی، روس اور یوکرائن سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کا سربراہ ایک فرانسیسی ہے۔ اس وفد نے کہا ہے کہ سیکورٹی کونسل کے معاہدے کے مطابق جن امور کے متعلق ہمیں کچھ جاننے کی ضرورت ہے وہ ابھی تک ہمیں پیش نہیں کئے گئے۔ اور کہ عراق اسلحہ تیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اب ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بلاسٹک میزائلز بنانے کی یہاں کس قدر اہلیت ہے۔ اور کون کون سے ملک ہیں جو عراق کی اس سلسلے میں مدد کر رہے ہیں۔ ان ماہرین کے دوروں کا یہ حال ہے کہ سال رواں میں دو گروہ آئے جن کی معیاد ایک سو دن بنتی ہے۔ انہوں نے کافی اسلحہ ضائع اور برباد کیا ہے لیکن ابھی تک ان لوگوں کو تسلی نہیں ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ عراق کو معلوم ہے کہ سیکیورٹی کونسل کا کیا تقاضا ہے۔ لیکن ہم اس کے ارادے میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں دیکھتے۔ یہ وفد بھی اپنا کام پورا کر کے چلا جائے گا۔ اور مزید وفود تیار کر لئے جائیں گے۔ یوں لگتا ہے کہ سیکورٹی کونسل یہ کام جاری رکھنا چاہتی ہے۔

گاندھی جی کا مجسمہ

قارئین جانتے ہوں گے کہ ایک وقت میں گاندھی جی کو جنوبی افریقہ میں ایک ایسی گاڑی سے باہر نکال دیا گیا تھا جو صرف سفید فام لوگوں کے لئے تھی اور یہ غیر سفید فام ہونے کے باوجود اس گاڑی میں جا بیٹھے تھے۔ یہ ان کی مہم کا آغاز تھا اور جب انہیں باہر نکالا گیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک سو سال پورے ہو جاتے ہیں اب بتایا گیا ہے کہ نتال کے صوبے کے دارالحکومت میں گاندھی جی کا ایک لائف سائز مجسمہ تیار کیا گیا ہے افریقن نیشنل کانگریس کے لیڈر نیلسن منڈیلا اس کی رونمائی کریں گے۔ اس رونمائی کا مقصد یہ ہے کہ گاندھی جی کی تحریک کو داد و تحسین پیش کی جائے۔ باوجود اس کے کہ وہ خود افریقی نہیں تھے انہوں نے جو مہم شروع کی تھی اس نے افریقیوں کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے کہ اب گفت و شنید کے بعد یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اگلے سال کے اپریل میں انتخابات کروائے جائیں اور ان انتخابات میں ہر بالغ شخص کو چاہیئے وہ سفید ہو یا سیاہ فام ووٹ دینے کا حق ہوگا اس بات کے لئے سیاہ فام لوگ ایک لمبے عرصے سے جدوجہد کر رہے تھے اب حال ہی میں گذشتہ دنوں صدر جنوبی افریقہ اور نیلسن منڈیلا کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا ہے کہ یہ انتخابات ۱۹۹۴ء کے اوائل میں کروائے جائیں۔ ان انتخابات کے بعد اگر حکومت افریقیوں کے ہاتھ آئی تو ساڑھے تین چار سو سال کے بعد یہ پہلا موقعہ ہوگا کہ اپنے ملک میں افریقیوں کو حکومت کرنے کا موقعہ ملے گا۔

آپ کا خط ملا

محترم چوہدری محمد علی صاحب

وکیل وقف نو لکھتے ہیں:

آج ہی گاؤں سے واپس آیا ہوں۔ بیمار ہوں۔ اس گرمی میں تو صفر ہو کر رہ جاتا ہوں۔ ویسے بھی یک پیری صد عیب۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سانس لے رہا ہوں۔ آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

آج کے اخبار میں آپ کی جو غزل چھپی ہے اسکی بے ساختگی۔ تیکھے پن ایک دبی دبی کھوئی کھوئی سی ربودگی اور استغنا کا احساس (جیسا کہ اللہ نے چاہا) یہ سب اللہ تعالیٰ کی دین ہے کہ آپ ایک روزنامے کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ زبان و کلام کی پل صراط پر بھی مضبوطی سے قدم جماتے ہوئے تیز سے تیز تر چلتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ آپ کیسے کر پاتے ہیں مجھے تو آج تک سمجھ نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور حامی و ناصر ہو۔

> امید ہے آپ مجھے یہ نہیں کہیں گے کہ یہ خط تو نجی تھا۔ میری ڈکشنری میں نجی کی تعریف میں یہ نہیں آتا۔ اس لئے شائع کر دیا۔ نسیم سیفی

عزیزہ نزہت عائشہ چیمہ صاحبہ

شکر نہر ضلع سیالکوٹ سے لکھتی ہیں:

امید ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں گے۔ میں اپنے پیارے اخبار الفضل کے تمام مضامین بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ بچوں کے کالم بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ دوسرے مضامین بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ ہم لوگ ضلع سیالکوٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں شکر نہر میں رہتے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں صرف ہمارا گھرانہ ہی احمدی ہے۔ ان حالات میں جماعت کے ساتھ رابطہ کا واحد ذریعہ الفضل ہی ہے۔ جو کہ بہت مؤثر ہے۔ اسی وجہ سے الفضل کا انتظار کچھ زیادہ ہی شدت سے رہتا ہے۔ جس دن الفضل نہیں ملتا اس دن یوں لگتا ہے جیسے روزمرہ روٹین میں کمی رہ گئی ہے۔ اللہ کرے پیارا الفضل آپ جیسے پاکیزہ، با اخلاق، ہمدرد، دانشمند اور بزرگ وجود کی سرپرستی میں روز افزوں ترقی کرتا رہے۔ اور آپ ہمیشہ اس کی خدمت کرتے رہیں۔

اب جو خوشی کی بات میں آپکو بتانے لگی ہوں وہ یہ ہے کہ میں میٹرک کی طالبہ ہوں۔ اور میں ایک پرائیویٹ سکول اقبال اکیڈمی بوڑا میانہ میں پڑھتی ہوں۔ میں نے اس سال 9th کلاس کا امتحان دیا تھا۔ اور بفضلہ تعالیٰ مجموعی طور پر اکیڈمی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ جس کی وجہ سے اکیڈمی کی طرف سے مجھے ۱۰۰/ روپیہ ماہانہ وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈی آئی جی گوجرانوالہ رینج سید اظہر حسن ندیم صاحب نے اپنے ہاتھ سے مجھے ٹرافی دی۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔ اور حضور کی بابرکت دعائیں اور احمدیت کی برکتیں ہیں ورنہ میں کیا اور میری اوقات کیا۔ ایک اور بات یہ کہ ہمارے سکول میں اور کوئی بھی بچہ احمدی نہیں ہے۔ مجھے پہلا وظیفہ ۱۸/ اپریل کو ملا ہے جو میں آپکو بھیج رہی ہوں۔ میری طرف سے کسی حقدار کو خطبہ نمبر جاری کر دیں۔ اس کے علاوہ آپ سے اور الفضل کے تمام قارئین

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ——— مولانا محمد منور

محترم محمد حبیب اللہ صاحب جسوال

۲۳ مئی ۱۹۹۳ء کے الفضل میں محترم جناب نذیر احمد صاحب ڈار حال لندن کا مضمون پڑھ کر محترم جناب محمد حبیب اللہ صاحب جسوال کی وفات کا علم ہوا۔ دل ان کی جدائی کے صدمہ کی وجہ سے درد سے لبریز ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں اور پسماندگان کو آسمانِ احمدیت میں روشن ستاروں کی طرح چمکتا دمکتا رکھے۔

میں جب دوسری بار ۱۹۵۳ء میں بال بچوں سمیت کینیا گیا تو ایک سال نیروبی میں قیام کے بعد ۱۹۵۴ء میں مجھے صوبہ نیانزا کا انچارج بنا کر کسوموں بھجوا دیا گیا۔ وہاں پہلے مکرم مولانا عنایت اللہ خانصاحب کاٹھگڑھی بچوں سمیت موجود تھے۔ ان کا قیام شہر سے باہر کیمپ نمبر ۱ میں تھا۔ بیت محمود کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی مشن ہاؤس کی تعمیر جاری تھی۔

فوری طور پر میری رہائش کے لئے مکان کا بندوبست نہ ہو سکا۔ محترم جسوال صاحب کسوموں ٹاؤن کونسل میں اسسٹنٹ انجنیئر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ان کے پاس محکمہ کی طرف سے ایک عمدہ مکان تھا۔ انہوں نے اس میں سے ایک کشادہ کمرہ ہمیں دے دیا۔ اس میں ہم گھر کے چار افراد چار ماہ تک مقیم رہے۔ محترم جسوال صاحب۔ ان کی اہلیہ محترمہ اور بچوں نے ہم سے بڑی محبت و احترام کا سلوک کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہم ان کے رشتہ دار ہیں۔ بلکہ انہوں نے ہم سے رشتہ داروں سے بھی بڑھ کر اچھا معاملہ کیا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ اس وقت اخوت و برادری کی فضا قائم کرنے میں ساری دُنیا میں ممتاز اور انفرادی مقام رکھتی ہے۔ کسوموں میں بھی مجھے اسی قسم کی محبت ملی۔ جب میں بچوں کو ساتھ لے کر دوسری بار وہاں گیا۔ تب بھی جماعت کے تمام افراد کا معاملہ محبت و تعاون کے لحاظ سے مثالی رہا۔ پہلی بار گیا تھا تو حضرت قاضی عبد السلام صاحب بھٹی کسوموں جماعت کے صدر تھے۔ وہ سراپا محبت اور خلوص تھے۔ دوسری بار گیا تو محترم جسوال صاحب اس جماعت کے صدر تھے۔

محترم جسوال صاحب اور ان کے اہل و عیال خلوص و تعاون کا پیکر تھے۔ اپنے دفتری کام سے فرصت کے بعد فوراً جماعتی کاموں میں مصروف ہو جاتے۔ وہ لوہے کی مشین دکھائی دیتے تھے جو تھکنے کا نام نہیں لیتی۔ مشن ہاؤس کی تعمیر کے کام میں وہ ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ مشن ہاؤس کے علاوہ نوکروں کے کمرے سٹور اور پبلک بیت الخلاء بھی اپنی زیرِ نگرانی بنوائے۔

جب مشن ہاؤس کی عمارت مکمل ہو گئی تو اس کے صحن میں ایک مضبوط تالاب جسے SEPTIC TANK کہتے ہیں۔ گندے پانی کے لئے بنوایا۔ ہم اس وقت کیمپ نمبر ۳ میں ایک مکان میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارا بھی خیال رکھتے اور کام کی بھی نگرانی فرماتے۔ ٹاؤن کونسل کے تمام کارکنان سے ان کا پیار کا تعلق تھا۔ لیکن سکھ کارکنان سے تو ان کا قریبی تعلق تھا مشن ہاؤس کے لکڑی کے کام کے لئے انہوں نے انہی سکھ دوستوں کو لگایا ہوا تھا۔ جنہوں نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اور دینی جذبہ سے معمور ہو کر سارا کام نہایت عمدگی سے مکمل کیا۔

ایک دفعہ میں نے فیصلہ کیا کہ چھوٹی عید افریقی علاقہ میں منائی جائے۔ کسوموں شہر سے ۲۵ میل دور ایک مقام رابور (RABUOR) کو اس کے لئے منتخب کیا گیا۔ پاکستانی خواتین کے ذمے کھانے کی تیاری کا فریضہ تھا۔ محترم جسوال صاحب کی اہلیہ محترمہ آپا عائشہ صاحبہ نے بھی سارے کام میں حصّہ لیا اور اس تقریب کو کامیاب بنایا۔

بیت بشارت، ہسپانیہ کے افتتاح کے موقع پر ایک صاحب نے میرا بازو پکڑ کر پوچھا کہ کیا آپ مجھے پہچان سکتے ہیں۔ میں نے حافظہ پر بہت زور دیا۔ لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ اس لئے میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمانے لگے۔ ہاں جی۔ اب آپ کیوں مجھے پہچاننے لگے۔ میں جسوال ہوں۔ میں حیرت کے سمندر میں ڈوب گیا۔ پہلے سے آدھا جسم رہ گیا تھا۔ قد بھی کچھ چھوٹا معلوم ہوا۔ لندن میں رہائش کی وجہ سے رنگت سفیدی کی طرف مائل تھی۔ بیماری نے ان کو یکسر بدل دیا تھا۔ لیکن محبت و خلوص میں اضافہ ہی ہوا۔

قیام کسوموں کے دوران ان کے ایمانی جوش اور دینی غیرت کی ایک درخشندہ مثال ہمیشہ مجھے یاد رہتی ہے۔ لیکن موجودہ حالات میں اسے صفحۂ قرطاس پر منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ میں ان کی زندگی میں بھی ان کے لئے دعا گو رہا ہوں اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کے لئے اور ان کے لواحقین کیلئے دعا گو رہوں گا۔ بلکہ ایسے لوگوں کو تو وفات یافتہ کہا ہی نہیں جا سکتا۔ جنہوں نے تاریخِ احمدیت میں ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہو۔ جب تک "جسوال برادران" کا نام زندہ ہے۔ میرے محترم محمد حبیب اللہ صاحب جسوال کا نام بھی زندہ رہے گا۔ اور جسوال برادران کا نام تو ہمارے پیارے آقا نے اپنی محبت اور شکر گزاری کے بے پایاں جذبہ کے ماتحت اَمر بنا دیا ہے اس لئے یہ سارا خاندان زندہ جاوید ہے اور ہمیشہ ان کا نام محبت و احترام سے لیا جائے گا۔

مہر مختار احمد سرگانہ

محترمہ بخت بھری صاحبہ

میری والدہ ماجدہ جن کا نام نامی بخت بھری تھا۔ اسم بامسمّٰی تھیں۔ میری والدہ کا پہلا نکاح مہر صالح محمد صاحب سے چودہ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ مہر صالح محمد صاحب احمدی تھے۔ لیکن میری والدہ اور اُن کا خاندان احمدی نہیں تھے۔ شروع شروع میں سلسلہ کی سخت مخالف تھیں۔ قاضی امیر حسین صاحب آف لاہور جو مہر صالح محمد صاحب کے دوست تھے ان کے ذریعے احمدیت میں داخل ہو گئیں اور پھر ساری زندگی اس بیعت پر دل و جان سے قائم رہیں۔ چند سال بعد ہی مہر صالح محمد صاحب انتقال کر گئے اور دو چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ میری والدہ بیوہ رہ گئیں۔ سب قریبی رشتہ دار میکے اور سسرال والے غیر احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ سخت تکلیف اور تنگی میں سات سال کاٹے۔ رشتے آتے رہے لیکن نکاح نہیں کیا کیونکہ امام جماعت کا حکم تھا کہ غیر احمدیوں سے رشتے ناطے نہیں کرنے۔ سات سال کی کوشش کے بعد رشتہ داروں نے منصوبہ بنایا کہ عورت ذات ہے زبردستی پکڑ کر نکاح کر لو۔ میرے دادا جان مہر محمد اعظم صاحب احمدی تھے اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے اور انہی کے ذریعے مہر صالح محمد صاحب احمدی ہوئے تھے۔ میرے والد صاحب مہر محمد یار نمبر دار موضع باگڑ سرگانہ کے ہاں پہلے ہی دو بیویاں تھیں اور اولاد بھی تھی۔ ان کو حالات کا پتہ چلا تو نکاح کا پیغام بھیجا۔ برادری ایک ہی تھی صرف دور نزدیک کا ذرا فرق تھا۔ میری والدہ نے پیغام قبول کر لیا۔ اور اس طرح ۱۹۳۶ء میں وہ میرے والد کے گھر آباد ہو گئیں۔ کہتے ہیں کہ اُن کے آنے سے پہلے میرے والد صاحب کے گھر تنگی کا گذارہ تھا۔ زمین تھی مگر پیداوار بہت کم تھی۔ میری والدہ کے آتے ہی اللہ تعالیٰ نے تنگی کو فراخی میں بدل دیا۔ فصلوں اور دودھ گھی کی فراوانی ہو گئی اسکے علاوہ گاؤں اور برادری میں بھی والد صاحب کی عزت اور توقیر میں اضافہ ہو گیا۔

بہت صفائی پسند اور دعا گو تھیں۔ ایثار کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اپنا حق دوسروں کے لئے چھوڑ دیتیں۔ اور اپنی ذات کی کچھ بھی پرواہ نہ کرتیں۔ جلسہ سالانہ پر جانے کا بہت شوق تھا۔ بچوں سمیت ہر جلسہ پر حاضر ہوتیں۔ حضرت امام جماعت، ساری جماعت اپنے بچوں اور اپنی برادری کے لئے دعائیں کرتی تھیں۔ مہمان نواز، خوش خلق اور سخاوت کرنے والی تھیں۔

وصیت کی تو ۱/۳ حصہ کی کی۔ اور حصہ وصیت فوری طور پر ادا کر دیا۔ بعد میں والد صاحب کی وفات پر جو حصہ وراثت ملا اس میں سے بھی حصہ وصیت فوری طور پر ادا کر کے سرٹیفکیٹ بنوا لیا۔ میری پیاری والدہ اپنے بچوں سے بہت ہی پیار کرنے والی تھیں۔ ہماری کوئی تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھیں ایک دم کی جدائی بھی بڑی شاق گذرتی تھی۔ بہت نرم دل تھیں۔ اکثر سچے خواب آتے اور ہمیں سنایا کرتیں۔ جو اپنے وقت پر پورے ہو جاتے۔ وفات سے چند ماہ قبل ایک دن کہنے لگیں کہ اب میں تمہارے پاس بہت تھوڑے دن ہوں۔ میں نے کہا امی جان آپ فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی عطا فرمائے گا۔ اس پر ایک ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گئیں۔ لیکن دنیا سے بے رغبتی بڑھتی گئی۔ صرف اپنے بچوں سے پیار ایسی چیز تھی جو آخر دم تک قائم رہا۔ آپ کا دل کیا تھا گویا پیار کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ جو اپنی تلاطم خیزی کے وقت آنکھوں سے اُمنڈ آیا کرتا تھا۔ لیکن نہایت صابر اور شاکر تھیں اور ہر وقت اپنے ربّ کریم کی حمد میں مصروف رہتیں۔ اور آخری وقت بھی زبان پر اللہ۔ اللہ کا نام تھا اور اسی نام کے ساتھ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم سعید ناصر خان صاحب ابن مکرم رانا عبد الحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی کا نکاح ہمراہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم رانا عبد المجید خان صاحب کاٹھگڑھی مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۵ ؍ جون ۹۳ء کو بیت المبارک میں پڑھایا۔ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ حضرت عبد الحمید خان صاحب کاٹھگڑھی (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پوتی اور مکرم سعید ناصر خان صاحب ان کے پوتے ہیں۔

○ مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب ابن مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت مکرم حبیب اللہ خان صاحب ۴ ؍ جون ۱۹۹۳ء کو مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھایا۔

احباب دعا کریں کہ یہ رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

مکرم غلام دین صاحب کراچی میں ۶ ؍ جون کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ ان کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ان کا بیٹا ان کی میت بائی ائیر کراچی سے ربوہ لایا۔ ۷ ؍ جون کو بیت المہدی گولبازار میں جنازہ پڑھا گیا۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کاٹھگڑھی نے دعا کروائی۔

احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

گمشدہ بٹوہ

ایک عدد ہلکے کالے رنگ کا بٹوہ جس پر نیلے کلر کے ڈیزائن ہیں مورخہ ۷ ؍ جون ۹۳ء بروز سوموار سہ پہر ڈیڑھ بجے یوٹیلٹی سٹور سے دار النصر کی سڑک پر کہیں گر گیا ہے۔ جس میں کافی رقم تھی۔ بٹوہ لانے والے کو نقد انعام دیا جائے گا۔ جس کسی کو ملے وہ براہ کرم ربوہ یوٹیلٹی سٹور سے رابطہ کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ : مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۰۶ میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری شریف احمد باجوہ کارکن دفتر الوصیت قوم جٹ گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ ابھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ½۴ تولہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۳) سلائی مشین پاکستانی پروفیسر -/۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ۔ صفیہ بیگم مکان نمبر ۸۰ نصیر آباد حلقہ عزیز آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ شریف احمد باجوہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اکرم خان وصیت نمبر ۲۶۴۷۸

مسل نمبر ۲۸۹۰۷ میں سید عبد العزیز واسطی ولد سید عبد القادر قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۳-۱-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۵۲ خیابان شہباز برقبہ ۶۶۶ مربع گز مالیتی -/۱۵۰۰۰۰۰ روپے (۲) پلاٹ نمبر ۶۸ بلاک D سیکٹر I گلشن عمران برقبہ ۶۰۰ مربع گز مالیتی -/۶۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید عبد العزیز واسطی ۱۵۲ خیابان شہباز فیز III ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد یعیمہ صدر مجلس موصیان جماعت کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد اجمل۔ سیکرٹری وصایا کراچی۔

بقیہ : صفحہ ۱

اٹھانے کے لئے اور مزید نیکیوں کی روح حاصل کرنے کی خاطر ان سے ذاتی تعلق قائم کر کے پھر مخفی ہاتھ سے انکی مدد کرتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے پس ساری دنیا میں ہمیں غریبوں کی شادیوں پر انکی مدد کا یہ نظام جاری کر دینا چاہیئے اور آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کے ذریعہ اس کی کثرت سے تشہیر کرنی چاہیئے اور ایسا ہو کہ کوئی بھی ایسا غریب احمدی گھرانہ نہ رہے جس کی شادی کی ضرورتوں میں اس کے بھائی شریک نہ ہوتے ہوں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲، اپریل ۹۳ء)

بقیہ : صفحہ ۳

اس وقت والدین کیلئے کہ اپنے بچوں کے تھیلوں کو روزانہ چیک کرنا چاہیئے۔ کہ کتابوں میں کہیں تخریب اخلاق پر مبنی لٹریچر تو موجود نہیں۔ اور بچوں کو خود بھی ایسے حالات میں محتاط رہنا چاہیئے بلکہ احباب اور حکامِ بالا کو ایسی باتوں کا نوٹس لینا پڑے گا۔

بقیہ : صفحہ ۶

کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اور مقام قرب سے نوازے۔ میری بہن امۃ الرشید صاحبہ نے ساری عمر آن کی بے حد خدمت کی اور اسی خدمت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آج انہیں بطور صدر لجنہ ضلع خانیوال کامیاب خدمت دین کی توفیق دے رہا ہے۔

تمام قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ میری والدہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کر کے مشکور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ : صفحہ ۵

سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری بہنوں، بھائیوں کو اسی طرح کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ اور احمدیت کا ایک زندہ نشان بنا دے۔ اور میرے امی، ابو کے لئے بھی درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت و برکت والی زندگی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ میرے پیارے ماموں جان ملک محمد یونس خان صاحب ایس۔پی (ریٹائرڈ) زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ عزیبی اسلام آباد اور پیاری ممانی جان محمودہ بیگم کی صحت و برکت والی زندگی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ ہماری اخلاقی و مذہبی تربیت میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ بہت ہی پیارے اور مشفق وجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔

اگر کوئی غلطی ہو تو تصحیح کر کے شائع کر دیں۔ شکریہ (کوئی غلطی نہیں ہے) اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۲۔جون۔شدید گرمی اور لو میں کوئی کمی نہیں آئی۔موسم بدستور شدید گرم ہے۔

○ معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بلدیاتی ادارے توڑنے اور اراکین پنجاب اسمبلی کو اس کا ایڈمنسٹریٹر بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔یہ کارروائی اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کی جارہی ہے۔پرویز الٰہی گروپ کے بعض اراکین نے ایڈمنسٹریٹر بننے کے لئے پنجاب حکومت سے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے سی بی آر کو کہہ دیا ہے کہ کوئی نیا ٹیکس نہ لگایا جائے۔انہوں نے تاجروں کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہر طاغوتی طاقت کا مقابلہ کیا جائے گا۔نواز شریف بکنے یا جھکنے والا نہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ ماسٹر پلان کے تحت وفاقی حکومت کو کمزور کرنے کا لائحہ عمل تیار کیا جارہا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی انہوں نے کہا کہ جمہوری عمل کو تہہ و بالا کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونگی۔

○ آئندہ وفاقی بجٹ میں سیلز ٹیکس کی شرح بڑھانے کی تجویز پیش کی جانی متوقع ہے۔خیال کیا جارہا ہے کہ پرائیویٹ ڈاکٹروں، مشاورتی اداروں، ٹرانسپورٹروں، پراپرٹی ڈیلروں، شادی ہال اور بیوٹی پارلرز پر انکم ٹیکس بڑھانے کا امکان ہے۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ آئینی سربراہ کا رویہ نامناسب ہے عوام آمرانہ اقدامات کرنے والوں کا محاسبہ کریں۔

○ پنجاب اور سندھ شدید گرمی کی لپیٹ میں ہیں پنجاب میں ملتان میں سب سے زیادہ گرمی پڑی جہاں درجہ حرارت ۶ء۴۹ رہا۔ماہرین کا خیال ہے کہ لاہور میں اتنی شدید گرم ہوا بیس سال کے بعد محسوس کی گئی ہے۔صبح ہوتے ہی لو چلنا شروع ہو جاتی ہے۔لاہور میں جمعرات کا دن اس سیزن کا گرم ترین دن تھا۔

○ پاکستان ریلوے لاہور سے راولپنڈی ایک تیز رفتار ٹرین چلانے کا منصوبہ بنا رہی ہے جو یہ سفر دو گھنٹے میں کرے گی اور کہیں نہیں رکے گی۔

○ نیو یارک ٹائمز کا خیال ہے کہ صدارتی اقدام کی حمایت کی وجہ سے بے نظیر کی مقبولیت کا گراف گر گیا ہے۔وائس آف امریکہ کے خیال میں وزیر اعظم کی پوزیشن مضبوط ہوگی۔اور نئے الیکشن کا مطالبہ کمزور پڑ جائے گا۔

○ بوسنیا ہرزیگووینا میں کروشن افراد نے مسلمانوں کے لئے جانے والے امدادی قافلے پر حملہ کر دیا۔اور امدادی سامان لے جانے والے سینکڑوں ٹرکوں پر قبضہ کر لیا۔

○ روسی صدر نے مزید اختیارات حاصل کرنے کی خواہش ہیں مخالفین سے سمجھوتے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔نئے آئین کی منظوری سے روسی صدر کو بہت سے اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک معاشی، عدالتی اور سیاسی طور پر تباہی کے گڑھے کی طرف جارہا ہے۔قومی اسمبلی بحال کرنے کے بعد دیگر عدالتیں بھی آئین سے ماورا فیصلے کرنے کی روایت پر چل نکلی ہیں۔اس وقت ملک کو جس انداز سے چلایا جارہا ہے وہ تشویشناک ہے۔معاشی اور عدالتی نظام مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔انہوں نے کہا کہ مسائل سیاست دانوں کو ہی حل کرنے چاہئیں۔پہلے سیاسی مخالفین کو اغوا کیا جاتا تھا۔اب سرکاری افسر بھی اغوا ہونے لگے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ سندھ اسمبلی توڑنے کا مشن بلخ شیر مزاری کے سپرد کر دیا گیا ہے انہوں نے پیر پگاڑا سے دو دفعہ ملاقات کی۔وہ پیر پگاڑا کو سندھ میں پی ڈی اے سے تعاون اور اتحاد کے لئے راضی کریں گے خیال ہے کہ سید مظفر شاہ کو نگران وزیر اعلیٰ مقرر کیا جائے گا جبکہ ایک اور اخبار نے یہ خبر دی ہے کہ وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور نئے متوقع وزیر اعلیٰ عرفان اللہ مروت ہوں گے۔اس تجویز سے پی۔ڈی۔اے جتوئی گروپ اور ایم کیو ایم حقیقی نے اتفاق کر لیا ہے

○ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ آئندہ بجٹ میں خسارہ ایک کھرب روپے کا ہوگا۔

○ صوبائی اسمبلیوں کی تقدیر کا فیصلہ چند روز میں متوقع ہے۔ایک اخباری خبر کے مطابق مسٹر روئیداد خان کو خصوصی مشن سونپ دیا گیا۔

○ صومالیہ کے دارالحکومت موگادیشو کا ہوائی اڈہ بند کر دیا گیا ہے۔امدادی طیاروں کی پروازیں روک دی گئی ہیں۔سفارتکاروں کا انخلا فوری طور پر شروع کر دیا گیا ہے امریکی ٹاسک فورس جنرل عدید کے خلاف کارروائی کے لئے تیار ہے۔امریکی گن شپ طیارے اور فرانسیسی بکتر بند دستے بھی پہنچ گئے ہیں۔امن فوج کے پاکستانی فوجیوں کے قتل عام کا انتقام لیا جائے گا۔فوجی اپریشن شروع کرنے کے لئے کمانڈر صرف گرین سگنل کا منتظر ہے۔اقوام متحدہ کا عملہ اور سول کارکن نکال لئے گئے ہیں۔خوراک کی تقسیم کا کام بھی بند کر دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم اور محترمہ بے نظیر بھٹو کی ملاقات اسی ہفتے متوقع ہے ملاقات ایک مشترکہ دوست کی رہائش گاہ پر ہوگی۔

○ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر میں ایجی ٹیشن کے بعد سول نافرمانی کی تحریک چلائے گی۔یہ تحریک ۵ مرحلوں پر مشتمل ہوگی جس میں جلسے جلوس احتجاج لانگ مارچ اور پہیہ جام ہڑتال شامل ہوگی۔

○ سیکرٹری اسمبلی کے اغوا میں استعمال ہونے والی کار ملتان سے برآمد کرلی گئی ہے۔مزید تفتیش اب سرگرمی سے جاری ہے۔

○ انسانی حقوق کے بارے میں بین الاقوامی کانفرنس ۱۴ جون سے شروع ہوگی۔پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بیگم نصرت بھٹو ویانا میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گی۔حکومت نے پاکستانی وفد کی قیادت کی دعوت محترمہ بے نظیر بھٹو کو دی تھی جو انہوں نے اپنی اندرون ملک مصروفیات کے باعث قبول نہیں کی۔

ربوہ میں الائیڈ بینک کی شاخ کا اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل سے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے لائسنس حاصل کرنے کے بعد الائیڈ بینک نے سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ پر کام شروع کر دیا ہے۔یہاں بجلی کے بل بھی وصول کئے جاتے ہیں۔خواتین کے لئے عملہ خواتین کی سہولت موجود ہے۔

مینیجر الائیڈ بینک ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

۱۰۔بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ ۔ آفس: ۵۲۱

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS200/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ربوہ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

پتہ

اکسیر موٹاپا ۲۵/-

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-

دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-

زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-

اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-

کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-

سفوف اکسیر شوگر ۲۵/-

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ربوہ